

خونی ملاح

ایک خونی ملاح کی خونی داستان
ایک بیگناہ کا قتل اور قتل کے لئے اٹوٹھی
ترکیبیں اور عجیب غریب چالیں شہر لک ہو مگر کی
مشرعہ سانی جاسوس کی ذہانت اور طباعی خوشدماغی
کی بدولت راز کا انکشاف سجد و چپ فسانہ ہو
مترجمہ کلام صاحب فی لے
جسکو باغذ حقوق ترجمہ منجر ناول ہوں
لکھنے نے نشانہ کیا

عظیم پٹیل پریس لکھنؤ

قیمت ۶

بار اول ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش کشی

زور قلم حضرت کلام بی ل

پیش کشی بکثرت پوائین آباد لکھنؤ

چھاپہ خانہ

باب

مشق نیرہ بازی

اس زمانہ میں جو میں نے خیال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے دوست کی جہان فانی اور دماغی حالت بہ مقابلہ شہسہ کے نہایت اچھی ہے۔ اُن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے تھے اور بفضلہ تعالیٰ اُن میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ شہرت کے ساتھ ساتھ مروجہ عادات میں بھی بے حد اضافہ ہو گیا تھا۔ اور اب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے خوب خانہ واقع بیکر اسٹرٹ کے آستانہ پر بڑے بڑے جفا درہی امیر اور نواب زادے روزمرہ آکر سر ہلکاتے تھے لیکن ان شہور و معروف ہستیوں کے اسماء گرامی کا اظہار کرنا خلاف دستور اور مسلت ہے۔

لیکن اینہم میرے دوست میٹر ہنس گویا محض اپنے کام کے شوق میں جیتے تھے وہ بے حد مستغنی المراج شخص واقع ہوئے تھے اور سولے ایک مرتبہ کے جبکہ انھوں نے نواب صاحب ہولڈر تیس سے ۶ ہزار پونڈ کی رقم بطور انعام حاصل کی تھی میں نے اُن کو کبھی اپنی گراں بہا خدمات کا معادضہ بھیتے نہیں دیکھا۔ یہ شخص دنیا میں رہتا تھا اور دنیا دار بھی نہیں تھا اور اکثر مرتبہ دیکھا گیا کہ اُس شخص نے مختلف معاملات میں جو اس کی طبیعت کو دلچسپ نہیں معلوم ہوئے بڑے بڑے امیروں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ برخلاف اس کے کہ وہی غریب نادار لوگ کے کام میں بشرطیکہ وہ دلچسپ ہو بڑے انہماک کے ساتھ حقوق مصروف رہتا تھا۔

اس قابل یادگار شہسہ میں یکے بعد دیگرے متعدد معاملات ایلی لچبھی اور انہماک کا باعث ہوئے امین وہ زبردست معاملہ بھی تھا جس میں کارڈینل تو مسند کا قتل واقع ہوا تھا اور جس کی تفتیش انھوں نے خاص پایائے غلم کے فرمان و ابب الاذعان

کی تعمیل میں کی تھی اور وہ مشہور و معروف معاملہ بھی جس میں کینٹری چریون کے پالنے اور سکھانے والے مسٹر ہوسن کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ اور عرصہ دراز کے لئے لندن کی بریٹش اور جرمن کاروبار میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ ان دو مشہور واقعات کے بعد دو اولم انگلینڈ آئے اور وہاں ہوئے جن میں سے ایک کپتان پیٹر کارے کی مرگ ناگہانی سے متعلق تھا۔ میرے خیال میں مسٹر شراک ہوسن کے کارناموں کی تاریخ ہرگز مکمل نہیں ہوگی اگر اس میں غیر معمولی سوخرا فکر واقعہ کی تفصیلات درج نہ ہوں۔

۱۷ جولائی کے پہلے ہفتہ میں میرے دوست اپنے مکان سے اس قدر طویل وقفوں غائب رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ وہ کسی خاص معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف ہیں اور سری بات یہ ہوئی کہ چند مرتبہ بعض ناشائستہ اور غیر جذب سے آدمیوں نے مکان پر آکر مجھ سے اور مسٹر ہوسن سے کپتان ہیل صاحب کی نسبت دریافت کیا جس سے میں سمجھ گیا کہ آج کل میرے دوست نے کوئی نیاروپ سادہ ہے اور وہ نام بل کر اپنی مشہور معروف شخصیت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔

لندن میں کم از کم پانچ بھکانے ایسے تھے جہاں بیچ کر میرے دوست نیاروپ سادہ لیا کرتے تھے اور مجھے بھی ان کی باتوں میں خواہ مخواہ دخل دینے کی عادت نہیں تھی اس مرتبہ سب سے پہلے جو میرے دوست سے ایک علامت اس بات کی ظاہر ہوئی کہ وہ کسی خاص معاملہ میں بہک چکے ہیں۔ وہ بھی عجیب و غریب تھی۔ ایک دن وہ ناشتہ سے پہلے ہی گھر سے جا چکے تھے۔ اور میں خود اپنا ناشتہ کرنے بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں وہ خود بھی کمرے میں داخل ہوئے۔ ایک دوہری بنان کا بھلا اچھتری کی طرح ان کی بغل میں دبا ہوا تھا۔

میں۔ معاذ اللہ ہوسن! کیا میں یہ خیال کروں کہ آپ لندن کی گلیوں میں بائیں جہت کٹائی مارے مارے پھر رہے تھے۔

ہوسن۔ ہاں میں ذرا قصائی کی دوکان تک گیا تھا۔ بس وہیں سے واپس آ رہا ہوں۔

میں۔ قصائی کی دوکان؟

ہوسن۔ ہاں! اور اس وقت مجھے بھوک بھی خوب لگی ہوئی ہے۔ واقعی دوست دان! ناشتہ سے پہلے کیسے درزش کر لینا نہایت ہی مفید بات ہے لیکن میں شرط بدتا ہوں

کہ آپ یہ نہیں بتا سکیں گے کہ میں آج کس قسم کی ورزش میں مشغول رہا۔
میں۔ میں بھی خیال آرائی کی کچھ ضرورت نہیں سمجھتا۔

اس کے بعد میرے دوست مسٹر ہوس میٹر پر بیٹھ کر تھوہ بنانے لگے اور ہوس کر بیٹے
ہوس۔ اگر آج تم آلاڑی تھائی کی دکان کے پچھلے حصہ میں ہوتے تو تم دیکھتے کہ ایک بکری
لٹکی ہوئی ہے اور ایک شخص آستینیں پٹا ہے اس بل سے اس بکری کی لاش پر ضربیں
لگاتا ہے۔ یہ شخص میری ہی ذات تھی۔ میں نے آج ہر طریقہ سے کوشش کی۔ خوب
خوب اچھا مارے۔ طعن پر طعن لگائے لیکن بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ خواہ میں کتنی ہی
طاقت کروں لیکن میں اپنا بھالا لٹکی ہوئی لاش کے پاس نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو
بھی امتحان کر کے دیکھ سکتے ہو بھڑبھا ہوا بھالا پاہ نہیں کر سکتے۔

میں۔ نہیں صاحب معاف کیجئے۔ بندہ کو ایسی ورزش کی ضرورت نہیں لیکن یہ تو فریاض
کہ آخر ایسے عمل کی آپ کو کیا ضرورت محسوس ہوئی تھی۔
ہوس۔ اس واسطے کہ اس عمل کا تعلق بالواسطہ واقعہ قتل کیتان بیٹر کارے سے ہوتا ہے
جس کی عقدہ کشائی میں آج کل میں مصروف ہوں۔



باب

پراسر قتل

ہومس۔ آہا سٹر پائکٹس! آپ کا مسئلہ تار کھجے کل رات ملا تھا اور میں اُسی وقت سے آپ کا منتظر ہوں۔ آئیے آئیے تشریف لائیے۔

ہمارے ملاقاتی صاحب ایک چُست و چالاک خوش رُدا اور خوش پوش جوان آدمی تھے جن کی عمر ۳۰ برس کی ہوگی۔ اُن کی چال ڈال سببا ہی نہ تھی۔ اور جب چلتے تھے۔ سیدھے اور سیدہ نکال کر چلتے تھے۔ میں نے دیکھتے ہی اُن کو فوراً پہچان لیا وہ ایک فرحان پولیس سپیکٹر سٹیل پائکٹس تھے جن کے مستقبل کی نسبت سٹر ہومس کے خیالات نہایت اچھے تھے۔ اور وہ بھی سائنفلک طریقہ تفتیش جرائم میں خود کو سٹر ہومس کا ایک ادنیٰ شاگرد سمجھتے تھے۔ اس وقت اسپیکٹر پائکٹس کے تیور پر بل پڑے ہوئے تھے اور انکے پیروں سے کسبِ قدرت و توشیش اور یاہوسی برس رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئے اور سٹر ہومس نے تہہ کی پیالی تو اٹھتے پڑ بائی۔

اسپیکٹر شکریہ! احسان! لیکن میں یہاں آنے سے قبل ناشتہ کر چکا ہوں۔ آج رات میں لندن ہی میں رہا کیونکہ کھجے کل شام کو معاملہ کی رپورٹ کرنے یہاں آنا پڑا تھا۔

ہومس۔ رپورٹ کس بات کی کرنی تھی؟

اسپیکٹر۔ اپنی یاہوسی اور قطعی ناکامی کی۔

ہومس۔ تو کیا تفتیش میں کچھ بھی ترقی نہیں ہو سکی۔

اسپیکٹر۔ قطعی کچھ نہیں۔

ہومس۔ تو بھئی۔ اب اس معاملہ میں مجھے بھی ہاتھ ڈالنا پڑا۔

اسپیکٹر۔ میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ آپ ہاتھ ڈالیں۔ افسوس میری ملازمت میں یہ پہلا بڑا موقعہ ہاتھ آیا تھا۔ اور اسی میں میری عقل حیران رہ گئی۔ اب سٹر ہومس! خدا

کے لئے اس معاملہ میں ہاتھ ڈال کر میری مدد کیجئے۔

ہوس۔ اچھا۔ اچھا! میں ضرور کچھ کر دینگا۔ اور اتفاق سے جب قدر شہادت اب تک مل سکی ہو وہ میری نظر سے گزر چکی ہے۔ اور میں بچایت نامہ بھی پڑے غور سے پڑھ لیا ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ تبا کو بٹوہ جو ملا ہے اور خاص موقع واردات پر ملا ہے اس سے بھی آپ نے کوئی نتیجہ نکالا کیا اس سے کوئی کام نہیں چل سکتا۔؟

یہ سن کر ہائیکس حیرت زدہ ہوس کی صورت سننے لگے اور بولے۔

ایسکٹر۔ وہ بٹوہ تو خود شخص مقتول کا تھا۔ اس کے امداد اس کے نام کے حروف ملے ہیں۔ وہ دیا بانی پچھڑے کی کمال کا بنا ہوا تھا۔ اور شخص مقتول دریا بانی پچھڑوں کا پورا نام نکال رہی تھا۔

ہوس۔ لیکن مقتول کے پاس پاس کہاں تھا۔

ایسکٹر۔ جی ہاں پاس۔ تو نہیں ملا۔ اور فی الحقیقت تبا کو بٹیا بھی بہت کہتا۔ میں پھر بھی اپنے احباب کے لئے کچھ تبا کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں گا۔

ہوس۔ بیشک رکھنا چاہتا ہو گا۔ میں نے اس بٹوہ کا ذکر صرف اس لئے پیش کیا تھا اگر اس معاملہ کی تحقیق میں خود کرتا ہوتا تو اپنے کام کی ابتدا اسی بٹوہ سے کرتا۔ بہر حال ابھی میرے دوست و دشمن کو اس معاملہ کی کچھ اطلاع نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کل معاملہ بالتفصیل ایک بار اور سنائیں۔ زیادہ نہیں تو کم از کم موٹی موٹی باتیں ضرور بیان کر دیں۔

یہ سن کر ہائیکس نے کانٹا کا ایک پرزہ اپنی جیب سے نکالا اور اس طرح اہم کلام ہوا۔

ایسکٹر۔ میرے پاس ہینڈ بائین موجود ہیں جسے ایک شخص مقتول کی کتھان پٹیر کاڑھنے کی زندگی کے کچھ حالات معلوم ہو جائیں گے۔ وہ ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوا تھا اب اس کی عمر

۵۰ برس کی تھی۔ وہ دریا بانی پچھڑوں اور میل ٹھیلی کے شکار میں نہایت دلیر اور ہوشیار شخص تھا۔ اس نے ۱۹۳۰ء میں مقام ڈونڈی کے ایک دو خانی جہاز سی یو کی کارن کا کپتان بنا

جو دریا بانی پچھڑوں کے ہاتھ لگا کر لے نیا کر لیا گیا تھا۔ اس جہاز میں اس نے کاسیابی کے ساتھ چند سیاحین کو لے کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کام میں سبکدوش ہو کر ریٹائر ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ۱۹۳۵ء میں ریٹائر ہوا اور بالآخر اس نے سٹیٹس بنس میں فارغ شدہ ایک قریب آگیا۔ مجھ سے اس کا نام دو ڈیٹس ملے ہیں۔ یہاں وہ

۶ برس تک رہتا رہا اور یہیں وہ کوئی ہفتہ بھر ہوا جان بچتے تسلیم ہو گیا۔

اس شخص میں چند عجیب غریب خصوصیات بھی تھیں۔ اپنی معمولی یعنی روزمرہ کی زندگی میں وہ سخت پرہیزگار اور متقی تھا۔ ہمیشہ لعل و حرمین اور خاموش رہتا تھا۔ اس کے گھر میں اس کی بیوی، ایک بہت سال لڑکی اور دو خادمائیں تھیں۔ خادمائیں ہمیشہ بدلتی رہتی تھیں۔ کیونکہ گھر کی عام حالت ہمیشہ خوش گوار نہیں رہتی تھی۔ اور بعض اوقات تو صورت حال سخت ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ لہٰذا وہ وہ شخص تمام باتوں سے پرہیز کرتا تھا لیکن جب کبھی پیٹ پر آتا تو خم کے خم لٹا دیتا تھا۔ اور بیڑی کی حالت میں وہ اچھا خاصہ شیطان بن جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی غصہ کی حالت میں وہ اپنی بیوی اور لڑکی کو ادھی رات کے وقت گھر سے نکال دیا کرتا تھا اور جب اس پر بھی سوار ہوتا تھا تو وہ اُن کو تمام پارک میں اس قدر مارتا پھرتا تھا کہ شور و غل سے تمام گاؤں کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ اُس نے گاؤں کے پادری صاحب کو بھی خوب ٹھونکا۔ جس کی وجہ سے اُسکی عدالت میں بھی طلبی ہوئی۔ پادری بیچارہ کا محض اس قدر قصور تھا کہ وہ اُس کو سمجھانے لے گئے تھے کہ اپنی بیوی اور لڑکی سے اتنا بڑا روناؤ نہ کیا کرے۔ الغرض مسٹر ہٹس یہ کپتان پکڑنے نہایت خطرناک آدمی تھا۔ اور میں نے متناہے کہ جب وہ جہاز کا کپتان تھا اُس وقت بھی اس کی یہی حالت تھی اپنے کام میں لوگ اُس کو بطرس سیاہ رو کہا کرتے تھے۔ اور یہ نام اسکو اس وجہ سے نہیں دیا گیا تھا کہ اس کا رنگ گرم و سرد زمانہ دیکھتے ہوئے اُس پر سیاہی ہو گیا تھا بلکہ اُس کی داڑھی لمبی اور سیاہ تھی۔ بلکہ اُس کے اوضاع و احوال نہایت خراب تھے۔ الغرض یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اُس کے تمام ہمسائے اُس سے نفرت کرتے تھے اور اس کی صحبت بلکہ سایہ سے بچتے تھے اور ایک تنگنفس بھی گاؤں بھر میں ایسا نظر نہیں آتا جس نے اُس شخص کی جیسا رسوت پر اٹھا رافوس کیا ہو۔

مسٹر ہٹس! آپ نے تعیش و جہرگ اور پنچائت نامہ میں مقتول کے ساختہ پختہ کتین کا حال تو ضرور پڑھا ہوگا لیکن غالباً آپ کے دوست ڈاکٹر ڈاٹن کو اُس کی کیفیت نہ معلوم ہوگی۔ مقتول نے اپنے گھر سے چند سو گز کے فاصلہ پر ایک خانہ جو تین کمرے پر مشتمل تھا۔ جس کو وہ کتین، جہاز کا کرہ کہا کرتا تھا اور اسی جو تین کمرے میں وہ روز رات کو سویا کرتا تھا

یہ چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس کا طول ۱۶ فٹ اور عرض ۱۰ فٹ تھا۔ اس چوٹی مکان کی کبھی وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ خود ہی اپنا بستر بچھاتا اور صاف کرتا تھا۔ اور کبھی شخص کو کمرے کے دروازے تک بھی بٹھکنے نہیں دیا کرتا تھا۔ اس کمرے کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کھلتی نہیں۔ امین سے ایک کھڑکی کا بیج شائع عام کی طرف بہت اور جب رات کے وقت امین روشنی نمودار ہوتی تھی تو لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ نہ معلوم اب بٹرس کا کیا کیا کر رہا ہے مگر ہوس یہی وہ کھڑکی ہے جس کے ذریعہ سے ہم کو بھش شہاوتیں تفتیش وجہ مرگ کے وقت ملیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ سید طرنامی ایک سنگتراش جو اکثر پتھر کی چٹائی کا کام کیا کرتا ہے دو دنہا قتل سے ۲ روز پہلے رات کے چائے فارمٹ روٹے کو برا اور سانسے میدان میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا۔ اور یہاں اس نے درختوں سے اندر ایک مٹے روشنی دیکھی۔ کھڑکی سے نکل رہی تھی وہ شخص حلیف بیان کرتا ہے کہ کبھی شخص کے سر کا سایہ پردہ پر حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ لیکن یہ سایہ ہرگز پٹری کا رے کا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ کپتان نو کو کو خوب جانتا تھا۔ یہ سایہ کسی داڑھی والے شخص کا تھا۔ لیکن داڑھی زیادہ بڑی نہیں تھی۔ اور جس طرح اس شخص کی داڑھی کے بال ادھر ادھر بکھرتے تھے ویسے کپتان کی داڑھی نہیں بکھرتی تھی۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ وہ تقریباً دو گھنٹہ تک شراب خانے میں رہا تھا اور مڑک سے کھڑکی تک کچھ فاصلہ بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ واقعہ سوتا کا ہوا درختوں پر بڑھ کے روز ہوا۔

مٹل کے روز پتھر کا رے کا مزاج بگڑا ہوا تھا وہ ٹرپ کے نشہ میں چوراس قدر بہت تھا کہ اس کو اپنی بیانی یا نیکی برسی کا کچھ خیال نہیں تھا۔ وہ اس روز ایک بھرے ہوئے جنگلی درندے کی طرح خطرناک بنا ہوا تھا۔ وہ گھر کے چاروں طرف پیکر لگا رہا تھا اور جب سمجھتا تھا کہ اس کو نہ اندازہ تھی کہ تو ڈر کر بھاگ مائی نہیں۔ رات کو بڑی رات گئے وہ اپنے چم کو کہہ کر بیدار کیا۔ رات کو بہت قریب اس کی آنکھیں ملے۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھولے اور وہی جی فائو جوہن کی طرف سے ایک نہایت ہولناک آواز آئی تھی لیکن چونکہ کپتان نامی کے لیے شہادت کے ذریعہ تھانا اور شور مچانا کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی شخص نے دروغ کی طرف توجہ نہیں دی۔ صبح کو بچہ بچہ اٹھ کر ایک خادمہ نے دیکھا کہ خانہ پرین کا ایک

دروازہ کھلا ہوا ہے۔ لیکن کپتان پیٹر کا خوف لوگوں کے دلوں پر اس قدر طاری تھا کہ وہ ہر
 ایک کسی کا حوصلہ بڑا کر کے مین چھانک کر دیکھے۔ دوپہر کے وقت جب انہوں نے دہے
 پاؤں کرے کے دروازے پر جا کر اندر چھانک کر دیکھا تو ان کا رنگ فق ہو گیا اور وہ
 شور و غل مچاتے ہوئے تمام گاؤں میں پھرنے لگے۔ کپتان پیٹر کو کسی نے قتل کر ڈالا۔

گھنٹہ بھر بعد مین موقعہ واردات پر جا پہنچا اور معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیلیا۔

سٹر ہوٹس! آپ تو جانتے ہیں کہ مین کس قدر تنقل مزاج آدمی واقع ہوا ہوں۔
 لیکن مین آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ جس وقت مین نے کمرے میں چھانک کر دیکھا تو
 وہ ہبہ بھناک منظر پیش نظر ہوا کہ مین بھی سہم گیا۔ کمرہ میں کھیاں اس قدر بھینچنا رہی
 تھیں کہ گویا مذہم کے سردن میں اچھا خاصہ ہارمونیم بج رہا ہے اور کمرہ کا فرش اور
 دیواریں کسی معلوم ہوتی تھیں جیسے کسی مذبح کی۔ کپتان اس کمرہ کو کہتے ہیں کہ کمرہ کتا تھا اور
 واقعی وہ تھا بھی کیپٹن۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایک جہاز کی کمرہ کی تھی۔ کمرہ کے ایک
 طرف بیٹھنے یا سونے کا تختہ تھا۔ آلات جہاز لٹائی رکھنے کا ایک صندوق تھا۔ نقشے اور سمندر
 راستوں کے چارٹ (نقشہ) لٹک رہے تھے۔ یہی یونانی کارن، نامی جہاز کی ایک تصویر بھی
 تھی۔ ایک تختہ پر سمندری حساب کتاب کی کتابیں بھی قریب سے لگی ہوئی تھیں۔ گویا
 جو کچھ سامان جہاز کے کپتان کے کمرہ میں ہوا کرتا ہے وہ سب وہاں موجود تھا۔ اور اس
 تمام سامان کے بیچ میں خود کپتان مقتول پڑا ہوا تھا۔ اس کا بھرہ نقشہ کی وجہ سے بیٹھ رہا
 ہو گیا تھا۔ اور اس کی دیکھی کے بال منتشر اور کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے چوڑے
 پھلے سینے سے وٹیل بھلی مارنے کا ایک دستی نیزہ (ہارپون) پارتا تھا جو سینے سے پار ہو کر
 کمرے سے نکل کر تیسچے کے تختہ میں جا گھسا تھا۔

الغرض وہ اس طرح پڑا ہوا تھا کہ گویا کسی نے تختہ سے چپکا دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا
 کہ کانٹے دار نیزہ سینے سے پار ہوئے ہی اس کی روج پرواز کر گئی تھی۔ ہارپون یا وٹیل
 بھلی مارنے کے کانٹے دار نیزہ کی شکل حسب ذیل ہوتی ہے۔



سٹر ہوٹس! چونکہ مین آپ کے طریقوں سے خوب واقف ہوں اس لئے مین نے
 کسی چیز کو ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ مین نے ہر چیز کا بغور معائنہ کیا کمرہ دیکھا۔ کمرہ کا فرش کیا

کمرے سے باہر راستہ اور میدان دیکھا۔ لیکن کسی کے پاؤں کا نشان نہیں تھا۔
ہوٹس۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی نشان آپ کو نظر نہیں آیا۔

اینگلٹر۔ میں جناب کو یقین دلانا ہوں کہ واقعی وہاں کوئی نشان موجود نہیں تھا۔
ہوٹس۔ غریبی ہاپکنس! میں نے بہت سے جرائم کی تفتیش کی ہے لیکن آج تک کوئی جرم ایسا نہیں دیکھا جو کسی اڑنے والی مخلوق نے کیا ہو۔ جب تک مجرم اپنی دو ٹانگوں سے کام لیگا اُس وقت تک کسی نہ کسی تم کا نشان موقہ پر ضرور ہونا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی خفیف اور ظاہر آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ لیکن سائینٹفک طریقوں سے کام لینے والا اُن تمام نشانات کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر کوئی تکیہ نہیں آسکتا ہے کہ اس کمرہ میں جو مرد طرف سے خون آلودہ ہے کوئی ایسا نشان موجود نہ ہو جس سے ہم کو تفتیش میں مدد مل سکے۔ خیر میں نے بنیاد نامہ کی رپورٹ پڑھ کر معلوم کر لیا ہے کہ بعض باتیں ایسی ہیں جن پر آپ لوگوں نے توجہ نہیں کی۔

نوجوان ہسپیکر کی تقدیر چین چین ہو کر ٹس ہوٹس کے چہرے کی طرف تکیے لگا۔
اینگلٹر۔ ٹس ہوٹس! مجھ سے بڑی حماقت ہوئی جو میں نے وقت پر آپ کو مدعو نہ کر لیا۔
ناک۔ آپ موقہ کا معائنہ خوب اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن اب بچھتا لے کیا ہوت جب چڑیاں چاکٹ لیں گے گھست "بس اتہو" منٹے کہ بعد از جنگ یا دایر بریکلہ خود باید لرد" والا معاملہ ہے۔ بیشک کمرے میں بعض چیزیں ایسی تھیں جن پر خاص توجہ ہونی لازم تھی۔ ایک تو وہ لمبا رگون یا مچھلی کا بھالا ہی تھا جو آقا قتل ہے۔ یہ آقا قتل نے جھپٹ کر دیوار سے آمارا ہوگا۔ اُس جگہ دو نیزے اور بھی ہیں۔ تیسرے کی جگہ خالی تھی نیزہ کی ڈاٹہ پر الفاظ "سی برنی کارن ڈیونڈی" کھدے ہوئے تھے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کتاب جرم سخت غیظ و غضب کی حالت میں ہوا۔ اور قاتل کے ہاتھ میں جو آقا قتل ضرب سب سے پہلے آیا وہی اُس نے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ اور مارا۔ رہا یہ واقعہ کہ جرم کا اگر کتاب رات کے ۲ بجے ہوا اور اُس وقت کپتان پیر کار سے اپنا پورا لباس پہنے ہوئے تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس روز کپتان کی ملاقات قاتل سے ضرور ٹھہری ہوگی اور اس قیاس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مر شراب کی ایک ٹیل اور دیکھلاس بھی میز پر موجود تھے۔

ہومس - ہاں! بیشک یہ دونوں قیاسات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا کرومین
سوائے اہم شراب کے اور بھی کسی قسم کی شراب تھی؟
انسکٹر - ہاں سمندری آلات کے کمپس پر دو قوابے اور بھی تھے جن میں سے ایک میں
براؤنڈ کی اور دوسرے میں دسکی موجود تھی۔ لیکن اس سے ہمارا کام نہیں چل سکتا کیونکہ
دونوں قوابے لبریز تھے اور ان میں سے کسی نے پوند بھر بھی خرچ نہیں کی تھی۔
ہومس - بہر حال و سکی اور براؤنڈ کی موجودگی کچھ نہ کچھ معنی ضرور رکھتی ہے اچھا آپ
ایسی چیزوں کا حال اور بیان کیجئے جو آپ کے نزدیک معاملہ سے تعلق رکھتی نظر آتی
ہیں۔

انسکٹر - مینر پمپا کو کا یہ ٹوہ بھی موجود تھا۔

ہومس - مینر کے کس حصے پر تھا؟

انسکٹر - مینر کے وسط میں تھایہ دریائی پچھڑے کی کھال کا بنا ہوا ہے۔ اس کے بال صاف
اور سیدھے ہیں اور باندھنے کے لئے ایک چھوٹا سا تسمہ بھی تھا۔ اندر کی طرف ٹوہ کے
ڈھکنے پر صرف C. P. (پی سی) لکھے ہوئے تھے اور اس کے اندر نصف چھٹا انگ سخت
تبا کو بھرا ہوا تھا جیسا جہازی لوگ پیا کرتے ہیں۔

ہومس - بہت اچھا۔ پھر اور کیا باتیں معلوم ہوئیں۔

انسکٹر - ایک کمپس تھی اپنی جیب سے شرمی رنگ کے پٹو میں لپیٹی ہوئی ایک نوٹ ایک
سکائی نوٹ ایک کایرونی حصہ خستہ، در بوسیدہ تھا اور کاغذ دن کا رنگ بھی اڑ گیا تھا پہلے
صفحہ پر حرف H. N. تھا اور تاریخ ستمبر ۱۸۸۸ء لکھی ہوئی تھی۔ مسٹر ہومس نے نوٹ
ایک لیکر حسب معمولی مینر پر رکھ دی اور اپنے خاص طریقہ پر بنیور دیکھنا شروع کیا اور انسکٹر
ایک ایکس نے کٹے ہوئے عقیق سے شانہ پر گردن جھکا کر مسٹر ہومس کی کارروائی کا مطالعہ
کرنا شروع کر دیا۔

نوٹ ایک کے دوسرے صفحہ پر حرف C. P. R. چھپے ہوئے تھے۔ اس کے
بعد چند درجہ پر اعداد و شمار درج تھے۔ اس کے بعد ایک عنوان ادا رجسٹرائن، دوبرا
کوٹاریکا اور تیسرا "سان پادلو" درج تھا اور پھر ایک کے آگے کچھ نہ کچھ عبارت
کچھ علامتیں اور کچھ اعداد و شمار درج تھے۔

ہوس۔ ان اندراجات سے آپ کیا سمجھتے؟
 انسپکٹر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف ہندوؤں کے نمبر ہیں۔ میرے خیال میں حروف
 H.N. کسی دلال کے نام کے حروف ہیں اور ممکن ہے کہ C.P.R. اس کا
 کوئی نوکل ہو۔

ہوس۔ لیکن C.P.R. سے مطلب آپ "کینڈین پیفک ویلوے" کیوں نہیں
 لیتے۔

یہ الفاظ سنکر انسپکٹر بہت کچھ سیٹ پٹایا اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر لا حول لا قوۃ
 کہنے لگا۔

انسپکٹر۔ واٹس! میں بھی کس قدر بیوقوف واقع ہوا ہوں واقعی جو کچھ آپ فرماتے
 ہیں معاملہ اسی طرح ہے بس اب H.N. کے دستخط رہ گئے جن سے ہم کو کچھ مطلب
 کا لگتا ہی ہے۔ میں اس سے پہلے ہندسی بازار کے پرانے نمبروں کا مطالعہ کر چکا ہوں
 لیکن مسئلہ کے متعلق مجھے صرافہ میں یا کسی دلال کے بیان ایسے نمبر نہیں ملے لیکن نہیں
 معاملہ نہایت معنی خیز اور توجہ آدہ ہے۔ میرے خیال میں سٹر ہوس تو یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا
 یہ حروف اس دوسرے شخص کے دستخط ہیں جو متوجہ واردات پر موجود تھا۔ یعنی
 اہل کے اور چونکہ ان اعداد و شمار کا تعلق بہت بڑی رقم کی کفالتوں سے ہے اسلئے
 میرے خیال میں اس قتل کا تعلق بھی ان اعداد و شمار سے ضرور بالضرور کچھ ہوگا۔

اس وقت شرلاک ہوس کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہو رہی تھی کہ اس جدید
 مشاف سے اس کی طبیعت کیسے قدر الجھن میں پڑ گئی ہے۔

ہوس۔ میں تمھاری دونوں باتوں کو تسلیم کرتا ہوں اور اب میں یہ بھی عرض کئے
 گیا ہوں کہ اس نوٹ بک کی وجہ سے میری رائے میں بھی تغیر واقع ہو گیا ہے کیونکہ
 نوٹ بک پنچائت نامہ کے وقت برآمد نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے میں نے اور کچھ رائے
 قائم کی تھی۔ بہر حال اب میری سابقہ رائے بدل گئی ہے اب یہ بتائیے کہ کیا آپ نے اس
 کفالتوں میں سے جو اس نوٹ بک میں درج ہیں کسی کا پتہ لگانے کی کوشش
 کی ہے؟

انسپکٹر۔ ان دستروں میں تحقیقات کی جا رہی ہے لیکن خیال یہ ہو کہ چونکہ یہ کفالتیں جنوبی

امریکہ کے معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے اُن کے حصہ داروں کا مکمل رجسٹر جنوبی امریکہ میں ہوگا۔ اور حصہ داروں کے ناموں کا پتہ لگانے میں کم از کم کسی ہفتے لگیں گے۔

سٹرپوس نے اسی تنازع میں نوٹ بک کی بیرونی سطح کو اپنے آئٹیشن شیشہ کی مدد سے بغور دیکھنا شروع کیا۔

ہوس۔ دیکھئے اس جگہ کچھ مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ رنگ میں تبدیلی ہو گئی ہے۔

انسپیکٹر۔ جی ہاں! خون کا دھبہ ہے۔ میں تو عرض کر چکا ہوں کہ میں نے یہ نوٹ بک کمرہ کے فرش پر سے اُٹھائی تھی۔

ہوس۔ خون کا دھبہ اوپر دکھایا بیچے؟

انسپیکٹر۔ وقتوں کے نیچے والے حصہ میں تھا۔

ہوس۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوٹ بک ارتکاب جرم کے بعد فرش پر گر چکی تھی۔

انسپیکٹر۔ ٹیک سٹرپوس! یہ نکتہ میرے بھی ذہن میں آیا تھا اور میرے خیال میں اس وقت آیا تھا کہ قاتل جلدی سے فرار ہوتے ہوئے اپنی یہ نوٹ بک گرا گیا ہے۔ یہ نوٹ بک کمرہ کے دروازہ کے پاس پڑی ہوئی تھی۔

ہوس۔ میرا خیال یہ ہے کہ ان کھاتوں میں سے کوئی بھی کپتان مقتول کی ملکیت نہیں جانی گئی۔

انسپیکٹر۔ جی ہاں کوئی نہیں جانی گئی۔

ہوس۔ کیا آپ کو اس معاملہ میں چوری کا بھی کچھ شبہ ہوتا ہے؟

انسپیکٹر۔ جی نہیں! اس لئے کہ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

ہوس۔ تو عزیز ارجان سٹرپاکنس! یہ معاملہ واقعی ایک نہایت دلچسپ معاملہ ہے ہاں تو برآمد شدہ چیزوں میں ایک نظر بھی ہو۔ ہے نا؟

انسپیکٹر۔ جی ہاں نیام دار چھڑا ہے جو ابھی تک نیام میں موجود ہے۔ وہ چھڑا مقتول کے قدموں میں پڑا ہوا تھا۔ مقتول کی بیوی مسٹر کائے نے شناخت کر کے بنایا ہے کہ وہ چھڑا اُس کے شوہر کا تھا۔

یہ سنکر سٹرپوس کچھ دیر تک بحر فکر میں غوطے کھاتے رہے۔

ہوس۔ اچھا تو میرے خیال میں اب مجھے موت پر چل کر تمام باتیں اپنی آنکھوں سے
دیکھنی پڑیں گی۔ بغیر اس کے کام نہیں چل سکیگا۔

مسٹر ہوس کے الفاظ سن کر ہسپتال پکنس نے ایک خبیثی کا غور مارا اور وہ فرط
مسرت سے کھکھلا اٹھا۔

ہسپتال۔ اگر دیا ہوا تو میری طبیعت سے بہت بڑا بوجھ اتر جائے گا۔

ہوس۔ ہسپتال کی طرف انگلی اٹھا کر ایک ہفتہ پیشتر یہ کام بہت آسان تھا لیکن وقت
بھی میرا جانابے سود نہ ہوگا ڈاکٹر وائٹن! اگر آپ کچھ دقت دے سکیں تو میں آپ کی
صحبت سے بہت کچھ لطف اندوز ہوں گا۔ اچھا ہسپتال پکنس اگر تم ایک چوبیس گھنٹہ کا ڈسٹریکٹ
کرو تو ہم باؤ کھنڈہ میں تھکے باؤ تھ چلنے کو تیار ہو جائیں گے۔



باب

ناکردہ گناہ قاتل

ہم ایک چھوٹے سے ٹیشن پر اتر کر چند میل تک اُن جھاڑیوں اور درختوں میں سے گذرتے رہے جو ایک پرانے گنجان جنگل کی باقیات الصالحات میں تھے کسی زمانے میں یہ اس قدر زبردست جنگل تھا کہ یہاں اہل برطانیہ نے میکسن قوم کے حملہ آوروں کا سامنا کرنا تک مقابلہ کیا اور ملک کے اندرونی حصے میں گھسنے نہ دیا لیکن اب اس جنگل کے وسیع قطعات صاف کر دیئے گئے ہیں کیونکہ ملک میں سب سے پہلا کارخانہ آہن سازی یہیں قائم ہوا تھا۔ اور جنگل کے درخت کاٹ کر دبا بنانے میں بناد دیئے گئے تھے لیکن اب شمال کی طرف اور زیادہ عمدہ لوہے کی کانیں برآمد ہو چکی ہیں اور حرفت آہن سازی کا مرکز یہاں سے جائے شمال منتقل ہو گیا ہے اور اب سوائے چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں اور کہیں کہیں تنہا درختوں کے کچے کے اور کچھ پھیلے نشانات میں سے نظر نہیں آتا۔

یہاں ایک قطعہ آراغی میں جہاں سے جنگل صاف کر دیا گیا تھا پہاڑی کے سرسبز و شاداب پہلو پر ایک لمبا گرینچا سنگین مکان بنا ہوا تھا جہاں ایک پیچیدہ راستہ کے ذریعے سے جو کھیتوں میں ہو کر گزرتا تھا پہنچتے تھے۔ ملک کے قریب اور تین طرف جھاڑیوں سے گھرا ہوا شاگردیشہ لوگوں کا ایک مکان تھا جس کا ایک دروازہ اور ایک کھڑکی ہا ریٹن تھی یہی سوتھار کا قتل کا تھا۔

پیکر ٹیشنے ہائیکس سب سے پہلے ہم کو مکان میں لگے اور وہاں ایک پریشان صورت اور سفید بالوں والی عورت سے ہماری ملاقات کرائی۔ یہ مقتول کی بیوی تھی اسکے چہرے کی گہری جھریوں، آنکھوں کے سیاہ حلقوں اور گہرائی بیوی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر عرصہ برا تھک آلام و مصائب اور بد سادگیوں کا شکار رہی ہو اور اُس نے کتنے عرصہ تک سخت مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ اس عورت کے ساتھ اُس کی بیٹی بھی

تھی جس کی پریشان آنکھیں خوف زدہ ہو کر میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ یہ لڑکی کہتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے یہ بخوش ہوئی اور خدا جلا کرے دست قاتل کا جس نے ایک شیطان سے اٹکا پھینکا پھڑپھڑایا۔ واقعی بطرس کا لئے نے گھر پر کاٹاک میں دم کر دیا تھا اور گاؤں کا ایک تنفس بھی اس سے خوش نظر نہیں آتا تھا۔ اس گھر میں گھسکر ہا رہی تھی طبیعت گھبراہٹی اور جب ہم گھر سے باہر نکل کر دوبارہ ہوا اور روشنی میں آئے تو ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مکان سے ہم اس پگھلائی ہوئے جو مقبول کی سائل آمد و رفت سے کھیتوں میں بن گئی تھی۔

شاگرد پیشہ کا مکان ایک بہت ہی سادہ حمارت تھی۔ دیواریں لکڑی کے تختوں کی تھیں اور اوپر اکہری چھت تھی۔ ایک کھر کی دروازے کے برابر اور دوسری مکان کے دوسرے سرے پر تھی۔ انسپکٹر ہا پکنس نے اپنی چپ سے کبھی نکالی اور قفل کھولنا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ دفعہ رنگ گیا۔ اور وہ حیرت زدہ ہو کر قفل کو دیکھے گا۔

انسپکٹر۔ جناب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز نے قفل کو چھڑا دیا۔ اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا کہ کسی شخص نے ضرور قفل کو چھڑا تھا۔ کیونکہ قفل کے برابر کی لکڑی سیقدہ کٹی ہوئی تھی۔ اور خراشوں کی وجہ سے لکڑی کا رنگ اڑ گیا تھا۔ جو اندر سے سفید نظر آ رہی تھی اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ خراشیں بہت تازہ ہیں۔ اسی اشارہ میں سٹرپوس کھر کی کا معائنہ کرتے رہے۔

سٹرپوس کسی شخص نے کھر کی کپڑے کی بھی کوشش کی ہو لیکن خواہ وہ کوئی بھی ہو لیکن مکان کے اندر نہیں جاسکا۔ اگر وہ نفس کوئی جو رہے تو ضرور ناٹا ہو گا۔

انسپکٹر۔ بالکل عجیب و غریب بات ہوئی میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ دروازہ اور کھر کی پر یہ نشانات کل نہیں تھے۔

مین۔ ممکن ہو گاؤں میں سے کسی شوقین جیوٹے نے یہ حرکت کی ہو اور وہ اندر کی حالت دیکھنا چاہتا ہو۔ کیونکہ آپ کا کیا خیال ہو۔

انسپکٹر۔ قیاس تو یہ نہیں کہتا کیونکہ گاؤں والوں میں بہت ہی لم آدمی ایسے ہوں گے جو دروازہ یا کھر کی توڑتا تو درکنار جو اس میدان میں بھی قدم رکھنے کا حوصلہ کر سکیں کیونکہ سٹرپوس! آپ کا کیا خیال ہے؟

ہوس۔ میرا خیال یہ ہو کہ اس وقت ہمارا مقدر سامنے ہے۔

انسپکٹر کیا آپ کا مطلب یہ ہو کہ وہ شخص پھر یہاں آئے گا؟

ہوس۔ بہت ممکن ہو۔ وہ شخص یہاں اس خیال سے آیا تھا کہ کمرہ کا دروازہ کھلا ہوگا۔

لیکن بد قسمتی سے دروازہ بند لا۔ اس نے ایک بہت ہی چھوٹے قلم تراش چاقو کی ٹوکے

دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھل سکا۔ اب آپ خود سمجھ لیجئے کہ وہ کیا کرے گا۔

انسپکٹر۔ بس یہی کرے گا کہ آج رات کو زیادہ کارآمد اوزار لیکر یہاں آئے گا۔

ہوس۔ یہی قیاس میرا بھی ہے۔ بس اب اگر ہم اس دوست کا خیر مقدم کرنے کے لئے

اس حجرہ میں نہ ہرے تو یہ ہمارا ہی قصور ہوگا۔ بخیر فی الحال ذرا بیٹھئے اس کمرے کے اندر

کا معائنہ کرنے دو میں بھی تو دیکھوں کیا معاملہ ہے۔

انسپکٹر ایکٹس نے کچھ سے کمرے کا ہتھیار کھولا۔ اور ہم لوگ اندر داخل ہوئے۔

لاش ٹوکر سے ہٹا دی گئی تھی لیکن کمرے کے اٹھ کا تمام سامان بدستور اپنی اپنی جگہ

تھکا۔

مشر ہوس کمرے کے دو دیوار فرش، چھت اور تمام سامان کو دو گھنٹہ کا دل نہایت

غور و خوض سے دیکھتے رہے۔ انھوں نے ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ دیکھا۔ لیکن ان کے ہر

سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ معائنہ سے انکو کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ صبر و ضبط کے

ساتھ اچھی تحقیق کا سلسلہ جاری رہا اور اس دوران میں وہ صرف ایک مرتبہ بولے۔

ہوس۔ شرپائیکٹس ایکٹم نے اس تختہ پر سے کوئی چیز اٹھائی ہو؟

انسپکٹر۔ جی نہیں میں نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔

ہوس۔ یہاں سے ضرور کوئی چیز لی گئی ہے۔ کیونکہ یہ دیکھو تختہ کے اس طرف بتعادل اور

طرفوں کے گرد و بار بہت کم ہے۔ لیکن یہ وہ چیز لی گئی ہے ایک کتاب ہو جو تختہ پر پڑی

رکھی ہوئی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ وہ کوئی چھوٹا سا بکس ہو۔ بس اس سے زیادہ میں

اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آؤ دانش! پسند گشتہ کے لئے اس جگہ کی سیر کریں۔ اور عرفان

خوش الحان کی نذر ملے تو ان اور گل وریا حین کے رنگ و بھر سے طبیعت کو فرحت دیں۔

ایکٹس ہم تھوڑی سی دیر بعد تم سے آئیں گے اور اس وقت دیکھیں گے کہ جو حضرت گل رات

یہاں تشریف لائے تھے ان سے آج بھی آپ کی ملاقات ہوتی ہو یا نہیں۔

الغرض ہم نے اپنا تمام وقت جنگل میں ادھر ادھر پھر کر اور خود رو پھولوں کی تھوڑی بہار دیکھ کر گزارا۔ اس کے بعد رات ہو گئی اور ہم پھر موقع پر چلے آئے۔ رات کے اچھے بعد ہم سب کمرہ کے ادھر ادھر کی نگاہ میں بیٹھے۔ ہاپکنس کا خیال یہ تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلی کھلا چھوڑ دیا جائے لیکن مشر ہووس کا خیال یہ تھا کہ اگر ایسا کیا گیا تو شخص اجنبی کے دل میں کھٹکا پیدا ہو جائے گا۔ دروازہ کا قفل بہت سادہ تھا اور اس کے کھولنے کے لئے صرف ایک مضبوط ڈولڈر چیز کافی تھی۔ علاوہ ازیں ہووس کی رائے یہ بھی تھی کہ ہم لوگوں کو کمرے کے اندر نہیں بلکہ کمرے کے باہر جھاڑیوں میں چھپ کر گھات میں رہنا چاہیے۔ اور اسی گنجائش جھاڑیاں کھڑکی کے قریب بہت سی تھیں۔ اس صورت میں ہم شخص اجنبی کی ہر حرکت کو بخوبی دیکھ سکیں گے۔ اور اگر اس نے روشنی کی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ اس کا حلیہ کیا ہے اور وہ رات کے وقت اسی محذو ش جگہ کیا کرنے آیا ہے۔

اس کے بعد اشتطار کی گھڑیاں بہت بے قراری سے گزریں۔ ہماری حالت کچھ ایسی شکاری جیسی تھی جو رات کے وقت بھان پر بیٹھ کر شکار کی آمد کا منتظر رہے اور اس کا دل بار بار بے قرار ہو کر کہہ کہ شکار آیا۔ آیا آیا۔ اب ہم کو یہ دیکھنا تھا کہ وہ شخص کون ہو جو رات کی تاریکی میں سے نکل کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ممکن ہو کہ وہ دنیا کے جرائم کے گنجائش جنگل کا کوئی پتنگ تیز خنگال ہو جس سے پوری طرح لاپتھر کر مقصد برآری ہو یا کوئی کمزور دھڑری یا چالاک گیدڑ ہو جو کسی شیر کا پس خوردہ کھانے آیا ہو۔

الغرض نہایت سکون و سکوت کے ساتھ ہم جھاڑیوں میں بیٹھے ہوئے اپنے شکار کی آمد کے منتظر رہے۔ اول ادا تو دور سے آنے والے دیہاتیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دیتی تھی پھر کبھی کبھی گاؤں کی طرف سے کوئی کوئی آواز کا فون میں آتی رہی لیکن رفتہ رفتہ جب یہ سب باتیں ختم ہو گئیں۔ رات کا نانا طاری ہونے لگا۔ کبھی کبھی گر جا کے گھٹنے کی آواز کان میں ضرور آتی تھی جس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ رات کے کونے ہیں۔ اتنے میں بدلی آئی اور ہلکی ہلکی پوار چلنے لگی۔ لیکن ہم اپنی کی نگاہ میں خاموش بیٹھے رہے۔

اس کے بعد رات کے اڑھائی بج گئے۔ یہ رات کا تاریک ترین وقت تھا۔ لیکن عین وقت چاند نکلتے اور ہمارے کمرے کی آواز ہمارے کانوں میں آئی۔ کوئی شخص چاند کا کھونکر اندر داخل ہوا۔ اس وقت راستہ پر دیہاتیوں آ رہا تھا۔ اس بعد تھوڑی دیر

پھر خوشی طاری رہی۔ اور میرے دل میں اس وقت نہایت ہیاد ہو کہ کوئی شخص نہیں آیا بلکہ وہ محض ہمارا دم و خیال تھا لیکن اس سے بعد کمرے کے عقب میں کسی کے دیے پاؤں چلنے کی آہٹ سنائی دی اور اس کے بعد دہات سے دہات ٹھکانے اور جھپکار کی آواز کا فون میں آئی۔ وہ شخص قفل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مرتبہ اس شخص نے زیادہ ہنسندہی سے کام لیا یا اس کا اوزار زیادہ بہتر ہو گا۔ کہ وقتاً کھٹکے کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک دیاسلانی جلائی۔ اور پھر لمحہ بھر بعد کمرے میں ایک موم تہی کی روشنی نظر آنے لگی۔

یہ اجنبی شخص ایک نوجوان چھوٹے جسم کا آدمی تھا بلکہ اسے لاغر اندام اور کمزور کہنا زیادہ منطوق ہو گا۔ اس کی مونچھیں سیاہ اور برسی بڑی تھیں اور اس کے چہرے پر مروتی چھائی ہوئی تھی۔ اس نوجوان کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس شخص کی حالت کچھ اس قدر سیٹ اور ورماندہ تھی کہ اس کو دیکھ کر دل میں رحم آتا تھا۔ وہ اس قدر کمزور تھا کہ اس کا تمام جسم سر دی کے مارے کانپ رہا تھا۔ اور اس کے دانت کچ رہے تھے۔ اس کے کپڑے ضرور سرسیدانہ تھے اور وہ صورت شکل اور وضع قطع سے جنٹلیں نظر آتا تھا۔

ہم نے اسے دیکھا کہ وہ خوف زدہ نظروں سے کمرے کے اندر اور دہرے کی چیز کی تلاش کر رہا ہو اس کے بعد اس نے موم تہی مینر کے ایک کنا رہ پر رکھی اور کمرے کے ایک گوشے میں جا کر ہارسی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کتاب لیکچر آپس آیا وہ چہانے کے حساب کی ایک کتاب تھی۔ جو الماری کے تختہ پر رکھی ہوئی تھی۔ مینر پر جھک کر اس نے اس کتاب کی درقی گردانی شروع کی حتیٰ کہ وہ ایک ایسے اندراج تک پہنچا جس کی اس کو تلاش تھی۔ بعد ازاں اس کے چہرے پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے

جھک کر وہ کتاب بند کر دی۔ اور جہان سے اٹھ کر لایا تھا اسی کو نہ میں رکھ آیا۔ اور پھر آکر روشنی گل کر دی۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا۔ لیکن نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ ہنسندہ پائیکس کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا۔ اس کے منہ سے خون اور چرچ کی آواز نکلی اور اس نے خود کو پورے کے پورے میں گرفتار لیا۔ موم تہی دوبارہ جلائی گئی۔ نوجوان درے کے مارے کانپ رہا تھا اور پیکر پائیکس کا ہاتھ اس کی گردن میں پکڑی ہو گیا تھا۔ وہ کبیر اگر ہنسندہی آلات کے مستحق پڑتا تو کیا اور حیران ہو کر ہم لوگوں کی صدمہ میں نہ گئے ہوتا۔

ایسکٹر - اچھا بتاؤ میرے دوست تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئے ہو؟
عمر متاثر شدہ نوجوان نے اپنے حواس کسی قدر درست کئے اور بہت بڑی کوشش کے بعد اپنی حالت درست کر کے اس طرح ہم کلام ہوا۔

شخص - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ پولیس کے سرائے میں ہیں اور آپ کا یہ خیال ہوگا کہ میرا تعلق کپتان پیر کارے کے قتل سے ہوگا۔ لیکن یہ خیال آپ کا غلط ہے۔ میں اس معاملہ میں قطعی بے گناہ ہوں۔

ایسکٹر - خیر یہ تو دیکھ لیا جائے گا لیکن پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ کا نام کیا ہے؟
شخص - میرا نام جان ہوئے نیلیگان ہے۔

ایسکٹر - کیا سر شراک ہنس اور ایسکٹر پاکستان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
شخص - کیا غم کے طو پر بتاؤں؟

ایسکٹر - میں ہرگز نہیں۔
شخص - تو پھر میں آپ کو بتاؤں ہی کیوں؟

ایسکٹر - اگر آپ کچھ جواب نہیں دینگے تو یہ بات مقدمہ میں آپ کے خلاف پڑے گی۔
نوجوان قیدی نے سر ہلایا اور کچھ بولنے لگا۔

شخص - خیر میں آپ سے تمام باتیں عرض کے دیتا ہوں اور کوئی وجہ بھی نہیں کہ میں بیان نہ کروں لیکن بایں ہمہ میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس پرانے فیصلہ میں اس سرکاری

حالت میں کیا آپ نے کبھی یہ سنا اس ایجنٹ نیلیگان کا نام سنا ہے؟
پاکستان کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے یہ نام کبھی نہیں سنا تھا لیکن شربوٹس اس

معاملہ میں بہت گہری پچھائی لے رہے تھے۔
ہوس - کیا آپ کا مطلب اُن مغربی ساہوکاروں سے ہے جنکو دس لاکھ پونڈ کا نقصان

ہوا اور انھوں نے علاقہ کاروائی کے کم از کم نصف دیہاتی گھرانوں کو تباہ کر دیا اور
پھر نیلیگان غائب ہو گیا۔

شخص - مجا اُن وہی ایجنٹ نیلیگان میرے والد تھے۔
اب ہم کو بعض باتیں معلوم ہونے لگیں لیکن ایک مفور سا ہوگا نیلیگان کی رپورٹ

اور کپتان پیر کارے کے قتل کے درمیان قرون کا فاصلہ تھا لیکن ہم نوجوان کی باتیں
خوب سے سنتے رہے۔

شخص۔ الغرض جس کا اس معاملہ سے تعلق تھا وہ میرے والد ہی تھے مگر ڈاسن گورنر نشین
ہو گئے تھے میری عمر اس وقت صرف دس برس کی تھی لیکن اس نقصان کا صدمہ اٹھانے اور اس
بدنامی کی شرم محسوس کرنے کا جھجکا کافی شعور تھا۔ لوگ ہمیشہ یہ کہا کرتے کہ میرے والد نے تمام کفالتوں
پر زامین اور قرار ہو گئے لیکن یہ بات صحیح نہیں ہو۔ میرے والد کا خیال تھا کہ اگر انکو آماؤت
لجھائے کہ وہ تمام کفالتوں کی انہیں وصول کر لیں تو تمام معاملہ جھٹک ہو جائے گا اور شیخین
کو اس کا پورا راز پیدل بتائے گا چنانچہ وہ اپنے چھوٹے سے تفریحی جہاز میں سوار ہو کر ملک
ناروے کو روانہ ہو گئے۔ یہی اُن کی گرفتاری کا وارنٹ بھی سمجھنے نہیں پایا تھا مجھے وہ آخری
شب خوب یاد ہے جو جب وہ میری والدہ سے رخصت ہوئے۔ انھوں نے ہمارے پاس اُن کفالتوں
کی ایک فہرست چھوڑی جو وہ اپنے ساتھ لیا ہو گئے۔ اور وہ ہم کھاتے تھے کہ وہ اپنے نام سے
بر تاجی کا وجہ بنا کر واپس آئیں گے اور اٹا والا سند کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ الغرض
وہ تشریف لے گئے لیکن اُس کے بعد انکی نسبت کوئی خبر نہیں سنی گئی۔ میرے والد اور اُن کا گھر
جہاز و دونوں غائب ہو گئے۔ نہ معلوم انکو زمین کھا گئی یا آسمان کیلکچو خبر نہیں۔ میرا اور میری
والدہ کا خیال ہے کہ میرے والد اور اُن کا جہاز مع تمام اُن کفالتوں کے جو اُن کے پاس تھیں
غرق ہو گئے اور اب سمندر کی تہ میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ہمارا ایک شخص نہایت وفادار دوست
بھلا جو ایک کاروباری آدمی ہے اس نے کچھ عرصہ ہوا بتایا کہ اُن کفالتوں میں سے جو میرے
والد اپنے ساتھ لے گئے تھے بعض کفالتیں لندن کے بازار میں پھر نمودار ہو گئی ہیں آپ سمجھ سکتے
ہیں کہ یہ خبر سن کر ہم لوگوں کو کس قدر حیرت ہوئی ہوگی۔ کئی عرصہ سے میں ان کفالتوں کا پتہ لگانے
کی فکر میں ہوں اور بالآخر سخت مشکلات کے بعد مجھ کو آسپتہ چلا کہ اُن کفالتوں کا اصلی فروخت
کرنے والا اس گھر کا مالک کپتان پیر کارے تھا۔

اب قدر زامین نے اس معاملہ میں تحقیقات شروع کر دی۔ چنانچہ مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص
دھیل چھین کا شکار کھیلنے والے ایک جہاز کا کپتان تھا جو بحر قطب شمالی سے اسی زمانہ میں واپس
آئے والا تھا جبکہ میرے والد اپنے تفریحی جہاز میں ملک ناروے کو روانہ ہوئے تھے اس موقع سہرا
میں تمام زمانہ طوفانی رہا تھا اور ملک میں کئی بار طوفان یا دیران اور برف باری نمودار ہو گئے۔

ممکن ہے ان طوفانوں کی وجہ سے میرے والد کا ہکا بھکا جہاز راہ سے علیحدہ ہو کر شمالی سمندر کی
میں چا پھنسا ہو۔ اور وہاں اس کپتان پیر کا رس کے جہاز سے ملا ہو۔ اگر واقعی ایسا ہوا تھا تو
پھر میرے والد کا کیا حشر ہوا؟ بہر حال اگر میں کپتان پیر کا رس کے بیانات سے یہ بات ثابت
کر سکا کہ بازار میں وہ کفالتیں کیڑے بونچھیں تو یہ بات ثابت ہو جاتی کہ میرے والد نے ان کفالتوں
کو فروخت نہیں کیا۔ لہذا جب وہ ان کفالتوں کو لیکر واپس ہو گئے تھے تو ان کا کوئی خود
غرضانہ مقصد نہیں تھا۔

لہذا میں اس کام کے لئے سسٹکس آیا اور چاہا کہ کپتان مذکور سے ملاقات کروں۔ لیکن
افسوس کہ اسی زمانہ میں کپتان مذکور کی بولٹاک موت واقع ہوئی۔ میں نے پچاٹ نامہ کی رپورٹ
میں اس کے کہیں کا کچھ حال پڑنا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ کپتان کے جہاز کے متعلق جو سند
حساب کتاب کے رجسٹر میں وہ وہاں محفوظ ہیں۔ لہذا میرے دل میں خیال آیا کہ اگر
میں ان رجسٹروں سے یہ بات معلوم کر سکوں کہ اہ گت سلسلہ میں سی یو کی کارن نامی جہاز پر
کیا واقعہ گذرا تھا تو مجھے اپنے والد کے پراسرار حشر کا کچھ حال ضرور معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے
کل رات یہاں آکر کین کا دروازہ کھولا چاہا کہ اُن رجسٹروں کو دیکھوں لیکن دروازہ نہ کھل سکا
آج کی رات میں پھر آیا اور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن رجسٹر کے دیکھنے سے معلوم
ہوا کہ اہ گت کے متعلق جو قدر اندراجات تھے اُن کے ادراک رجسٹر میں سے کسی نے پھاڑ
لئے ہیں بس اسی وقت میں آپ بگ کون کے پتھر میں گرفتار ہو گیا۔

ایسٹیکٹر۔ بس یہی کہنا تھا۔ آپ بگ اور بھی بیان کرنا ہو؟

شیخخص۔ جی ہاں میں جو کچھ تھا وہ یہی تھا۔

ایسٹیکٹر۔ بس اور کچھ کہنا نہیں ہو۔

شیخخص (کیس قدر پرس و پیش کے بعد) بس اور کچھ کہنا نہیں۔

ایسٹیکٹر۔ تم یہاں کل رات سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔؟

شیخخص۔ کبھی نہیں۔

ایسٹیکٹر۔ تو پھر تم اس چیز کے متعلق کیا جواب دے سکتے ہو۔؟

ایسٹیکٹر۔ بہت سہلہ ہو گیا۔ وہ نوٹ بک نکال کر دکھائی جس کے پہلے صفحہ پر ہمارے قیدی
کے نام کے حروف لکھے تھے اور جس کے ایک گوشہ پر خون کا دھبہ تھا یہ نوٹ بک دیکھتے ہی وہ

پرست آدمی چکرایا اور بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے اور اس کا تمام جسم اس
سید کی طرح کانپنے لگا۔

شخص۔ یہ نوٹ بک آپ کو کہاں ملی۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ کہیں ہوسٹل میں گم ہو گئی ہو۔
اسپیکٹر۔ میں جناب کا اس قدر بیان کافی ہے اب جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ آپ عدالت میں
بیان کریں۔ اب آپ مہربانی کر کے میرے ساتھ خزان خزان ذرا تہا تک تشریف لیجیں۔
(شرٹ لاک پوس سے) اچھا سٹر پوس! میں آپ کی کوششوں کا بیدار ممنون ہوں کہ آپ نے
میرے حیرت سے اس قدر رحمت اٹھائی۔ اور ڈاکٹر واٹسن صاحب میں جناب کا بھی شکریہ ادا
کرنا ہوں کہ جناب نے مجھے میرے کام میں ہر طرح مدد پہنچائی لیکن اتفاق کی بات ہو کہ معاملہ
نے دوسرا رخ اختیار کیا۔ اور آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ اور میں اس معاملہ کو موجود
کامیاب نتیجہ تک بغیر آپ صاحبان کی مدد کے ہی پہنچا سکتا تھا لیکن بابرین ہم میں آپ دونوں
حضرات کا بیدار ممنون ہوں۔ میں نے آپ دونوں صاحبان کے لئے براہب لیٹائی ہوئیں
میں کرے مخصوص کرائیے ہیں لہذا اب ہم سب صاحبان ملہلتے ٹہلتے گاؤں تک چل سکتے
ہیں۔

یہ کہہ کر وہ امان سے مع نوجوان قیدی کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے ہم دونوں تو ہوسٹل
میں ٹہر گئے اور ایکشن اپنے لمز کو ساتھ لیکر تہا کی طرف روانہ ہو گیا۔



باب

حیرت انگیز گرفتاری

اگلے روز صبح کو ہم گاؤں کے ہوٹل سے ضروریات سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے تو غبار
 راہ میں ٹر شولاک ہو جس نے مجھ سے سوال کیا۔
 ہوٹس۔ کئے ڈاکٹر وائٹن! اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟
 میں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اس معاملہ میں کسی بات میں مطمئن نہیں ہوئے۔
 ہوٹس۔ نہیں میرے دوست وائٹن! مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے۔ لیکن اسی کیساتھ
 جن طریقوں پر سینٹیلی ایکٹس حل کر رہی ہیں وہ میرے دل کو نہیں بھاتے تھے تو ایکٹس کے
 طریقہ تفتیش سے یا اسی ہو گئی ہو۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ میرے شاگرد رشید ثابت ہونگے اور
 میرے سابقہ فک طریقوں سے کام لینا سیکھیں گے۔ لیکن اب میں ان کی طرف سے قطعی مایوس ہو
 ہوں تفتیش کنندہ کو چاہئے کہ عقدہ کو حل کرنے کی کوئی ممکن صورت دریافت کرے۔ اور اسی
 مطابق واقعات کو ترتیب دے۔ یا واقعات سے اس خیال کی تردید کرے۔ اور پھر کوئی دوسرا
 ممکن طریقہ سوچے تفتیش جرائم کے لئے یہ اولین اصول ہے۔
 میں۔ پھر آپ کے نزدیک اس معاملہ کے حل کی دوسری صورت کیا ہے؟
 ہوٹس۔ وہ صورت جو میں نے اپنے دل میں قائم کی ہو اور جہر میں اپنے دل میں ہند لال کر
 رہا ہوں۔ میں ابھی اپنا خیال بیان نہیں کروں گا۔ نہ کوئی بات بتاؤں گا۔ لیکن میں اس
 خیال کو آخر درجہ تک پہنچا کر چھوڑوں گا۔
 الغرض ہم دونوں خیر عایت کے ساتھ لندن واپس آ گئے۔ یہاں سکان پر سٹر ہوٹس کیلئے
 چند خطوط رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خط سٹر ہوٹس نے اٹھا کر کھولا۔ مضمون پر نظر ڈالی
 اور فرط حسرت سے کھٹکھٹا اٹھے۔

شریسن - خوب رہے مشر و اشن! خوب رہے!! میرا کام کرو، نظریہ صحیح جو ناجائز ہے۔ کیا کوئی
تار خادام موجود ہے۔ ذرا امر بانی کر کے میری طرف سے دو تاروں کے معنوں و لکھنٹ ڈانڈ
لکھو۔

بنام مسٹر گمشدہ جہانات و شکلیت ہاؤس

فورا تین آدمی روانہ کرو جو یہاں کل صبح ۱۰ بجے آجائیں

مرسلہ

بیل

اس علاقہ میں میں نے اپنا نام کپتان جیس شہو در رکھا ہے۔ اچھا دوسرا تار

بنام لکیر ایشیائی بائکٹنس نمبر ۴۴ لاڈ اسٹریٹ برکسٹن

کل صبح ۱۰ بجے یہیں ناشتہ کرو۔ ضروری کام ہے اگر نہ آسکو تو روایسی
تار اطلاع دو۔

مرسلہ

شر لاگ ہوئے

داشن باریک جوت معاملہ مجھے گزشتہ دس دوں سے پریشان کر رہا ہے امید میں کو اپنے
سامنے سے پیشہ کے لئے، نور کے دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کل اس واقعہ کی نسبت آخری
بات سننے میں ملے گی۔

دونوں تار بھیج دیئے گئے۔ اور وہ رات ہم کو مکان پر بارام گزری۔ اگلے روز میں
مقررہ وقت پر سیکرٹری ایشیائی بائکٹنس شریف لائے۔ آج مسٹر دشن نے ناشتہ بھی خوب رکھت
تیار کیا تھا۔ ہم سب ملکر کھانے بیٹھ گئے۔ آج نوجوان سزغرسان بھی بہت خوش تھا۔ کیونکہ
وہ اس معاملہ میں خود کو کامیاب سمجھے ہوئے تھا اتنے میں ہوس نے چیلر خانی آٹھائی۔

ہوس۔ کیا واقعی آپ کے خیال میں جو حل اس مائیکروٹیک ہوا ہو وہ قطعی ہے۔
 انشیکٹر۔ اس سے بہتر اور کل حل میرے خیال میں اور کوئی نہیں آسکتا۔
 ہوس۔ لیکن میری نظروں میں تو وہ مکمل نہیں ہے نہ دل کو اطمینان ہوتا ہو۔
 انشیکٹر۔ آپ میری حیرانی میں اضافہ کر رہے ہیں اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہیے۔
 ہوس۔ کیا آپ کا استدلال ہر بات پر پورا اترتا ہو؟
 انشیکٹر۔ یقیناً! مجھ کو معلوم ہے کہ نوجوان نیلیگان اسی روز گاؤں کے ہوٹل میں آکر مقیم ہوا
 تھا جسے وہ قتل کی واردات ہوئی۔ وہ گات کھیلنے کے بہانہ سے وہاں آیا۔ وہ ہوٹل کی
 زیریں منزل میں رہتا تھا۔ جہاں سے وہ ہر وقت اور جب چاہے باہر آ جاسکتا تھا۔ اسی
 روز رات کو وہ کیمین میں گیا اور یہی طر کار سے اس نے ملاقات کی۔ دونوں میں جھگڑا
 ہو گیا۔ نوجوان نے پھیلی مارنے کے نینرہ سے کپتان کو مار ڈالا۔ بعد ازاں اپنی حرکت سے
 خوف زدہ ہو کر وہ گھر بھاگ گیا۔ اس کی حالت میں کمرے سے نکل کر بھاگا اور اسی گھر اٹھ گیا
 اس کی نوٹ بک گرٹری۔ یہ نوٹ بک وہی ہے جو نوجوان اپنے ساتھ لایا تھا۔ کپتان
 یہی طر کار سے کفالتوں کے متعلق دریافت کرے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض نمبر دن پر صاف
 کا نشان موجود ہے اور بہت سے نمبر خالی ہیں جن نمبروں پر نشان موجود ہو ان کا پتہ
 لندن کے بازار میں لگ چکا ہے باقی کپتان کے قبضہ میں ہون گئی اور نوجوان نیلیگان
 خود ہی بیان کر چکا ہے کہ وہ اپنے والد کے نام سے بدنامی کا داغ شانے کے لئے آن
 کفالتوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ فرار ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک دوبارہ کمرے میں
 آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن وہ بالآخر پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے قتل شکنجے
 میں پھنسا ہوا۔ اب اس سے زیادہ صاف اور واضح معاملہ اور کیا ہو سکتا ہو؟

یہ سن کر ہوس منکرانے اور انھوں نے اپنا سر ہلایا۔

ہوس۔ مٹر ہاپکس ابھی آپ کے نظریہ میں صرف یہ قباحت نظر آتی ہے کہ وہ شہر
 ہی سے ناممکن ہے۔ آپ یہ تسلیم کریں کہ آپ نے کبھی اس بات کی بھی کوشش کی ہے
 کہ جنرل و احکامی لاش سے ہارپون یا کرڈین سفالبا نہیں کی ہوگی۔ بس غور میں آئی
 باتیں تو ہیں جن پر آپ کو تو جبر کرنی لازم ہے میرے عزیز دوست واپس تباہ کئے ہیں کہ
 میں نے صبح کا تمام وقت ایک اور اسی کوشش میں صرف کیا۔ یہ کام آسان نہیں ہے اس کے

لے طاقتور بازو اور شاق ہاتھ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی خیال کیجئے کہ قاتل نے ایسی ہی ضرب لگائی تھی کہ نیرہ سینہ سے پار ہو کر کسی اپنے پیچھے کی دیوار کے تختہ میں جا گھسا تھا۔ تو کیا آپ کے نزدیک یہ مڑا ہوا ساق جو ان اس قدر قوی بازو تھا کہ وہ اس قدر کا رسی ضرر لگا سکتا تھا۔ اور کیا یہی شخص ہو سکتا تھا جو آدھی رات کے وقت کیتان پیر کارے کے ساتھ گرم شراب کے خم میں غوطے کھاتا رہا تھا۔ اور کیا وہ رات پہلے جس شخص کا سایہ کھڑکی کے پردے پر دیکھا گیا تھا، نہیں نہیں سٹر پیکٹس، یہ باتیں بے حد اڑ قیاس ہیں۔ قاتل کوئی شخص ہے۔ اور وہ اس زندہ درخونہ جو ان سے زیادہ طاقتور اور قوی بازو شخص ہے۔ بس یہی شخص کی تلاش ہم پر لازم ہے۔

جون ہون۔ یہ الفاظ سٹر ہوس کی زبان سے نکلتے جاتے تھے ایک پٹر پیکٹس کا چہرہ اُترا جاتا تھا اس نے جو خیالی قلعہ اپنے دل میں تعمیر کر رکھا تھا وہ زمین پر سرسبز ہو گیا تھا اور اس کے تمام منصوبے اور خیال آرائیاں خاک میں مل گئی تھیں لیکن ابھی وہ اپنے خیال پر قائم تھا اور ہرگز نہیں چاہتا کہ بغیر بحث کئے وہ نظر پر اپنے دل سے دور کرے۔

ایک سٹر سٹر ہوس: آپ اس سے تو انکار کر ہی نہیں سکتے کہ اس روز رات کو نو جوان لیگن ہاؤس میں موجود تھا۔ یہ فوٹ بک خود اس بات کو ثابت کر رہی ہے اور میرے خیال میں میرے پاس اس قدر کافی ثبوت موجود ہے کہ خواہ آپ شہادت میں کہتے ہی رہتے ہوں لیکن صاحبان نیوز کی شہادت ثبوت پر کافی اطمینان ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں سٹر ہوس جس شخص کی جگو ضرورت تھی وہ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اب بتائیے کہ وہ آپ کا خوشخوار اور قوی بازو شخص کون ہے اور کہاں ہے؟

ہوس دہخید گئی اسے میرے خیال میں وہ شخص اس وقت ہمارے مکان کے زین پر بیٹھا اور ہاؤس ڈاکٹر وائسن! میرے خیال میں آپ اپنا ریو اور اس وقت ایسی جگہ اٹھا رکھیں جہاں بوقت ضرورت آپ کا ہاتھ پڑ سکے۔

یہ کہہ کر سٹر ہوس اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور برابر والی نیر پر ایک لکھا ہوا کاغذ رکھ دیا اس کے بعد وہ ہم سے مخاطب ہوئے۔

ہوس۔ لوں اب ہم تیار ہیں۔

کمرہ سے باہر گنوا ری لب و لہجہ میں کچھ گفتگو کی آوازیں آ رہی تھیں تھوڑی دیر بعد سٹر ہوس

گھر میں داخل ہوئی اور بیان کیا کہ تین آدمی کپتان کیسیل کو پوچھتے آئے ہیں۔
ہوس - آتے تینوں کو ایک ایک کر کے کمرے میں بھیج دو۔

پہلا شخص جو کمرے میں داخل ہوا وہ ایک سُرخ و سفید پستہ قد اور لاغر اندام آدمی تھا۔
اُس کی حالت ہی اور وہ چھین سفید تھیں اس کو دیکھ کر مشر ہوس نے اپنی جیب سے ایک خط نکالا۔
ہوس - آپ کا نام؟

شخص - جیمس لنکاسٹر!

ہوس - مشر لنکاسٹر مجھے افسوس ہو کہ اسامی پُر ہو گئی لیکن مجھے آپ کی زحمت کشی کا معذرت
میں اس صورت میں سے سکتا ہوں۔ یہ لیجئے نصف پونڈ کا سککہ جو اب میری فراغت کے لیے
دائے کرے میں تشریف لیجا کر بیٹھیں۔

دوسرا شخص داخل ہوا۔ یہ بھی ایک طویل القامت لیکن لاخیر تمام شخص تھا اس کے رخسار
گڑھے ہوئے اور اس کے بال سفید تھے اس شخص کا نام جیمس پائٹس تھا۔ مشر ہوس نے اس شخص کو
بھی وہی اطلاع دی جو پہلے شخص کو دی گئی تھی اور اس کو بھی معاذ میں نصف پونڈ دیا اور
دوسرے کمرے میں بٹھا دیا۔

اس کے بعد تیسرا شخص داخل ہوا۔ اس شخص کا حلیہ قابل دید تھا۔ اس کے ہرے سے
خود بخود ہی اور سخا کی برس رہی تھی وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کوئی غور و ارادہ والا شخص اس کے
چہرے پر اڑھائی بھی تھی اور سر کے بال کیسے دربر شان اور زور و لیدہ تھے اس کی دونوں آنکھیں
پہلے آدھیں جن میں کبھی کبھی دشت اور درندگی کی جھلک بھی نمودار ہو جاتی تھی۔ اس شخص نے
گھر کے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ملاحت کی طرح ڈپٹی اتار کر سیلتہ سے کھڑا ہو گیا۔

ہوس - آپ کا نام؟

شخص - پیٹرک کیٹرلش!

ہوس - آپ کو پانچون چلنے والوں میں ہیں نا؟

شخص - جی ہاں میں نے وہیل پھیلی کے شکار کے لئے ۲۴ مرتبہ جہاز میں سفر کیا ہے۔

ہوس - غالباً شہر ڈیوڈی سے؟

شخص - جی ہاں حضور!

ہوس - اور اب آپ جہاز میں بحر قزح شمالی کی تلاش کے لئے جانے کو تیار ہیں؟

شخص۔ جی ہاں جھنور!
 ہوس۔ بخواہ آپ کیا لینگے؟
 شخص۔ آٹھ پونڈ ماہوار۔
 ہوس۔ کیا آپ فوراً روانہ ہو سکتے ہیں؟
 شخص۔ ہاں آدھی اور کچھ آتا ہے ہی روانہ ہو جاؤں گا
 ہوس۔ آپ کے کاغذات آپ کے پاس موجود ہیں؟
 شخص۔ ہاں حضور ہیں۔

یہ کہتے ہی اس شخص نے اپنی جیب پرانے سے کھلے اور کھینا لگے ہوئے کاغذوں کا
 ایک بندل نکالا اور مشر ہوس کے حوالہ کیا۔ انھوں نے ان کاغذات کو بنور دیکھا اور
 پھر واپس کر دیے۔

ہوس۔ بس آپ ہی جیسے شخص کی مجھ کو ضرورت ہے۔ یہ لیجئے میرا اقرار نامہ رکھا ہوا ہے
 اگر آپ اس کاغذ پر دستخط کر دیں تو بس تمام معاملہ طے ہو گیا۔
 ملاح نے قدم بڑھایا اور کمرے میں گزر کر میز پر سے قلم اٹھایا اور کاغذ کی طرف دیکھ کر
 بولا۔

شخص۔ کیا یہاں دستخط کروں؟
 مشر ہوس ملاح کی طرف بڑھے اور اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے وہ شخص بے فکری
 کے ساتھ زیر پرچھیکا ہوا تھا۔ مشر ہوس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس شخص کے ہنسنے کا منہ
 لئے اور کہا۔
 ہوس۔ بس معاملہ ہو گیا۔

لوہے کی جھینکار کان میں آئی اور مشر ہوس اور ملاح دونوں کو ایک دوسرے
 نے دست دگر بان کر کے کے فرش پر لوٹتے دیکھ گئے وہ شخص اس قدر زبردست طاقت
 کا تھا کہ یا تو جو کچھ مشر ہوس نے اس قدر ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اس کے ہاتھوں
 میں جھینک دیا وہ پہنچا دسی تھیں لیکن وہ اپنی طاقت سے مشر ہوس پر غالب آ گیا۔ فوراً
 ہیکر ہیکنس اور بین دوڑے اور مشر ہوس کی جان بچائی لیکن وہ شخص پھر بھی ہاتھ
 پاؤں چلاتا رہا۔ بالآخر بین نے ریوالت مان کر اس کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ اور دیکھا کہ میں باہر

مراحت مقبول ہے۔

الغرض اس شخص کے ہاتھ پاؤں کسی سے مضبوط یا بندھ دیے گئے اور وہ ہانتا ہوا
بیشکل تمام فرش پر بیٹھا۔

ہوس۔ سٹر ہیکٹس میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ افسوس ہو کہ ابھی ٹھنڈا
ہو گیا۔ اور چائے تو بالکل پانی ہو گئی۔ بہر حال میں خوش ہوں کہ اب آپ اپنا ناشہ نہایت
لطف کے ساتھ کھائیں گے کہ خدا نے آپ کے مقدمہ کو نہایت عمدہ کامیابی کے درجہ
تک پہنچا دیا ہے۔

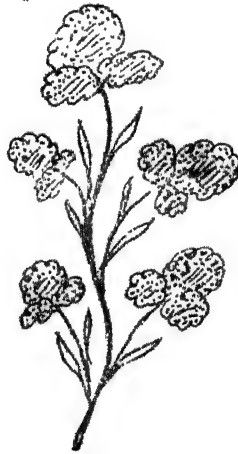
لیکن اس وقت اسٹینلی ہیکٹس کی حالت بقول لالہ صاحبان بالکل یہ تھی کہ
”ہمک ٹاک دیوم دم نہ کشیدم“
وہ جھٹک کر بنے ہوئے سٹر ہیکٹس کی صورت کو تک رہے تھے ان کا چہرہ سرخ تھا اور
انگوٹھیں اڑ رہی تھیں۔

اسٹیکلر سٹر ہیکٹس میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ میں
شرع ہی سے بیوقوف بنا ہوا تھا۔ لیکن اب حقیقت کھلی اور اب میں ہمیشہ یاد رکھوں گا
کہ واقعی فن تفتیش جرائم میں آپ اُستاد ہیں اور میں ایک ادنیٰ شاگرد ہوں۔ اس وقت
بھی جو کچھ آپ نے کیا وہ میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ابھی میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ
آپ نے یہ عمل کیوں کیا۔ کس طرح کیا اور اس تمام واقعہ کے معنی کیا ہیں؟
ہوس دسکر اس سٹر ہیکٹس کیا آپ نے وہ شل نہیں سنی۔ یعنی۔ ع۔
بسیار سفر باید تا پختہ شود خانی

دنیا کے تمام کام تجربہ سے آتے ہیں اور رفتہ رفتہ آتے ہیں۔ اور اس مرتبہ جو سبق
آپ کو سکھایا گیا ہے وہ یہ کہ ایک نظر پر کبھی منتقل طور سے قائم نہ ہونا چاہیے۔ ہمیشہ
معاملہ کی دوسری صورت بھی نگاہ میں رکھو۔ اسی معاملہ میں دیکھو نتیجے کہ آپ کے خیال
میں وہ نوجوان نیلیگان کچھ ایسا پس گیا تھا کہ آپ کے ذہن میں پیر کارے کے اُٹلی
قاتل سٹر ہیکٹس کی طرف سے کٹھنی خیال تک نہ آیا۔

گر قمار شدہ ملاح بھی یہ باتیں سن رہا تھا اگلے نے فوراً ہمارے طرف توجہ کی
اور ایک کرخت اور دھڑکتا آواز میں بولا۔

لیکن اگرچہ مجھے اس طرح گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن
 میں اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ باتیں کوئیں وہ
 یہاں تک کہ میں آپ کہتے ہوں کہ میں نے پیٹر کارے کو قتل کر ڈالا۔ یہ غلط ہے میں نے
 پیٹر کارے کو مار ڈالا ہے قتل نہیں کیا۔ اور یہی مجھ میں اور آپ میں فرق ہے۔ لیکن ہر
 آپ میری بات کا اعتبار کریں لیکن آپ کو تمام باتیں سچ بتاؤں گا۔
 ہومس۔ اچھا بیان کیجئے۔ ہم بدترن گوش ہیں۔



باب

جادوہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

میں تو جادوگر ہوں جو کچھ بیان کر دوں گا وہ خدا کو حاضر و ناظر
جان بکرا کل بچ بچ۔ چاہتا ہوں کہ اس میں سے فرق نہ ہو گا۔ میں اس کیتان
پیشہ کار سے کہ خوب جانتا تھا اور جب اس نے میرے قتل کرنے کو چھرا نہ لایا تو مجھے
گیا کہ میری جان بچنا مشکل ہو۔ اس نے کفن حفاظت خود اختیار ہی کی تھی میں نے
جبشٹ کر ایک مار پون دیوار پر سے اُتار لیا اور اُس کو بچھل کی طرح پرودیا۔ اور یہی
وہ طریقہ ہے جو اس کی موت کا باعث ہوا۔ آپ ممکن ہے میرے اس قتل کو قتل تھے
ہوں۔ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی جان بچانے کے
لئے کیا اگر میں اُس کو ہلاک نہ کرتا تو وہ مجھے ضرور قتل کر ڈالتا۔

ہوس۔ آپ وہاں پہنچے کیونکر؟

ملاح۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تمام واقعات شروع سے آخر تک لفظ
بلفظ سنا دوں گا۔ آپ درانگھے آرام سے بیٹھا دیں گے تاکہ میں سہولت سے
گفتگو کر سکوں۔

یہ ایک ماہ اگست ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا۔ پیشہ کار سے یہی یونی کالز کا کیتان
اور مالک تھا اور میں اُس کے محل میں رائڈ میٹرہ بازو مار پونز تھا ہم لوگ بچ نہ
سمندر دن سے نکل کر گھر کی طرف آ رہے تھے۔ ہوا تیز تھی۔ اسی اثناء میں جنوب
کی طرف سے طوفانی ہوا چلتا شروع ہوئی۔ اس وقت ہم کو ایک چھوٹا سا
تفریحی جہاز ملا۔ جس کو طوفان شمالی سمندر دن میں اڑا لایا تھا۔ اُس جہاز
میں صرف ایک آدمی تھا۔ جو ملاح میں تھا۔ بلکہ کوئی شہری آدمی تھا۔ جہاز

گئے اور دم کے جام پر جام اڑانے لگے۔ اور کچھ لڑائی کے بعد ہونے لگیں۔ لیکن
جستجو کرنا۔ وہ پتیا جاتا تھا اسکا قدر اس کا مزاج تھا اور اس کا ہونا۔ اس کا ہونا۔
یہ درندگی اور خوفناکی پرستے لگی۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور وہاں میرا پارہ لڑا۔
میری نظر پر گئی کہ کون کون کچھ اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ اس شخص کے ہاں وہاں کہ جس
الغرض تھوڑی دیر بعد وہ کچھ برس بڑا۔ اس نے میرے مزید تھکا کا ادب نہ کیا۔
اسم کی مغلطات سنائیں اس نے اپنا بڑا چھرا نکال لیا اور اس کے پرستے۔
تسل پرستے لگا۔ لیکن میں نے اس کو موقع نہ دیا اور فوراً دوسرے پرستے دھجھکتے۔
اس کے سینے سے پار کر دیا۔ استغفر اللہ اس شخص کے منہ سے کیتے ہوئے ایک چیخ نکلی تھی۔
جب بھی رات کو سوتے وقت مجھے اس کا خیال آ جاتا ہے کہ میں نے کیا کیا کیا۔
الغرض میں اس کو مار کر کرے میں کھڑا ہوا تھا۔ میرے چاروں طرف۔
برابر تھا۔ اور میں اس طرح تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ اس کے منہ سے میرے چاروں طرف۔
وہ میں کا پس مجھے نظر آیا مجھے بھی اس کیس پر ہنسنے کے۔
مقتول کو چنانچہ وہ کس لیکر میں کرت سے اٹھ گیا لیکن یہ تو فوری ہوئی کہ چلتے وقت میں اپنا
مبا کو کاٹوہ وہیں میرے چھوڑ آیا۔

اب میں اپنی سرگدشت کا ایک عجیب و غریب واقعات کو سناتا ہوں جس کی زبان چنانچہ
کے کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ میں نے ایک شخص کے آنے کی آہٹ سنی۔ وہ وہاں سے
دب گیا۔ ایک شخص بے پاؤں وہاں پہنچا کرے میں گھٹا لیکن فوراً اس کے منہ سے ایک چیخ
نکلی اور وہ اس طرح بھاگا کہ میں نے کوئی شخص کسی بھوت کو دیکھ کر کھال گدے۔
تیرے کے ساتھ سر پر پاؤں رکھ کر جھاگا کہ ہوا ہو گیا یہ مجھے معلوم نہیں کہ اس کون تھا۔
آیا تھا میں وہاں سے چلا اور دس میل پیدل سفر کر کے ایک ٹرین میں بڑا کرشدان چوڑھا۔
کسی شخص تو کاؤن کال ہر کھی۔ ہونی کہ بچہ پر کیا کچھ گذری ہو۔

القصیب لندن ہو چکا میں نے وہ ہنس دیکھا تو اس کے اندر سے کچھ بھی نہیں
میرے بعض کاغذات تھے جن کو فروخت کرنے کا میرا حوصلہ بڑا۔ یہ میری گرفت کشان پر تھے
پرستہ چھی جاتی رہی تھی اور میں ہر طرح مجبور ہو گیا۔ لندن جینا شہر اور میں یہاں بیکر کوئی
پرستہ نے وہ وہ تھا اس وقت جو کچھ میرے دل پر گذرتی تھی اس کا اندازہ وہی شخص خوب

کر سکتا ہے جو خوب بھی کیس وقت مفلسی و ناداری کے پنجہ میں گرفتار ہوا ہو جس اب میرے لئے صرف ایک چارہ کار باقی رہ گیا تھا یعنی اگر کہیں لے تو طاحون میں لو کرے کروں۔ اسی آئندہ میں میری نظر سے آپ کے شائع کردہ ہشتہار گزرے جن میں نیزہ سے پھسل مارنے والوں کو بڑی بڑی تھوہین دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لہذا میں جہاز دن کے ایکشن کے پاس گیا اور انھوں نے مجھے یہاں بھیج دیا۔ بس یہ ہے میری تمام سرگزشت۔ یہاں رہ کر میں نے کپتان پیر کارے کو ہلاک کر دیا تو حکومت کو میرا جھوٹا بیان دیا۔ میں نے پھانسی کی دسی کے دام بچا دیے۔

میرا سرگزشت سنکر مشرقی میں نے اپنا پاپ نکالا اور شکلا گیا۔

میرا بیان صاف بیان ہے۔ مشرقی میں آپ میرے خیال میں اب وقت ضائع نہ کریں۔ ان باتوں کو جو حقدار بدلہ نہیں ہو سکے کسی محفوظ جگہ میں چھپا دیں کیونکہ ان باتوں کے سیر کر کے زیادہ محفوظ نہیں ہے۔ اور خیر ہے ہمارے دوست مشرقی کی کٹر مشق کا توجہ و توش کچھ اس قدر واقع ہوا ہے کہ نصف کرے کے فرش کی مساحت کر رہا ہو۔

ایک مشرقی میں نے کہا کہ میں نہیں آتا کہ میں آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ اس معاملہ کی تہ تک کیونکر پہنچے؟

میرا خیال ہے کہ یہ شخص اس طرح سے کہ کچھ خیال میں نے قائم کیا وہ تخریج و تجزیہ سے باطل ہو گیا۔ یہاں اتفاق کی بات سیرا خیال شروع ہی سے ٹھیک تھا۔ یہ بہت ممکن تھا کہ آپ آگے اس نوٹ تک کا حال معلوم ہو جاتا تو میں بھی آپ کی طرح صحیح راستہ سے بھٹک جاتا لیکن جو کچھ واقعات یہ بیان چکاتھا وہ سب ایک ہی طرف رہنمائی کرتے تھے یعنی قاتل کی حیرت انگیز طاقت، ہارپون مارنے میں اس کی زبردست مشاقی، ارم اور پانی کا استعمال، اس کے کھال کا مٹا کا کاٹھوہ۔ اور اس کے اندر جھدا اور سخت مٹا کاویہ تمام باتیں ظاہر کرتی تھیں کہ قاتل جو کوئی طاح ہو اور طاح بھی ایسا جو ذیل محفل کا شکار نہیں ہو سکتا۔ یہ شروع ہی سے خیال تھا کہ ٹوہ کے پردہ پر حوت، ج. پ. کو تو اور اب بھی غرض تھا کہ یہ حوت پیر کارے کے لئے نہ تھی کہ وہ شخص جت ہی کہ تھا کو دیا تھا۔ وہ جس کے گھر سے کوئی پاپ بھی بڑا نہیں ہوتا تھا۔ یہاں کہہ دیا کہ اس کے یہ بھی پاپ تھا کہ اس کے یہ شراب کے موٹے کپڑے تھے اور اب بھی موجود تھے اور

ابن کثیر کہ ہاں وہ قریبے برائڈی اور بسکی کے بھی تھے لیکن باطل ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ جن میں سے ایک تفرہ بھی کسی نے نہیں پایا تھا۔ اب آپ خود خیال کر سکتے ہیں کہ شہر یونان میں کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو برائڈی اور ولسی چھوڑ کر دم کے جام اڑانا اندازہ کیا کہ ان تین بڑگیاں ہمارے قاتل ضرور کون ملاح ہے۔

اسیے فر۔ اور آپ نے اس شخص کا پتہ کیوں کر لگایا؟

میں نے عرض کیا کہ جب معاملہ بیان تک پہنچے میں آگیا تو پھر بات کی کہ کیا گیا تھا۔ اگر قاتل یہ ہے تو وہ ملاح ضرور بالضرور ان ملاحوں میں سے ہوگا جو وہی یونان میں۔ اور کتھان مقبول کے ساتھ کام کر چکے تھے۔ کہ یہ بات معلوم تھی کہ کتھان مذکور نے وہاں سے دو سو سو چار سو تین سو تیس سو چار سو پانچ سو ڈیڑھ سو ہی میں بدریو تا تحقیقات کے لیے میرے تین دن صرف ہوئے۔ اور بالا خرچے تحقیق ہو گیا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص جو شہر میں جہاز مذکور میں کتھان مقبول کے ساتھ گئے تھے۔ وہی شخص معلوم کیا کہ تفرہ بازہ ان میں سے ایک شخص ہے۔ کہ کتھان بھی تھا تو میں نے سمجھ لیا۔ اب معاملہ ختم ہو گیا۔ میں نے خیال آرا بیان کیا اور یہ قیاس میں آیا کہ شخص مذکور اس وقت یونان میں ہوگا۔ اور وہ یہ بھی چاہتا ہوگا کہ کچھ دنوں کے لئے ملک سے باہر چلائے۔ اور پندرہ روز لندن کے ایسٹ اینڈ میں صرف کئے وہاں کتھان مقبول بنا اور اپنے آپ کو معلوم ہو گیا۔

اب اس وقت لال ہے نہ استدراج بلکہ کرامات ہے کرامات۔

اب آپ کو لازم ہے کہ اس پیارے نوجوان نبیوں کو جو اللہ تعالیٰ نے ان میں اتنا مال دیا آپ کو اس سے معافی مانگنا چاہئے۔ میں کا کہیں نہ یونان کو دیر نہ لے گا۔ کتھان کتھان مقبول نے فروخت کیا وہ تو کتھان باقی تو نام میں ملی اچھا۔ اب آپ اپنے مزاج کو نبھائیے۔

ختم شد

نئے نئے ناولوں کی فہرست

مفت

عروس مصر

تیسری صدی ہجری کے مصری اسلامی واقعات و گداز مناظر مذاق سلیم اردو کی مملاتی زبان قبطیوں کا طرز معاشرت اسلام کا انصاف قیمت ۷۰

امیر المؤمنین عبدالرحمن ناصر

اورائیک بٹون کی معرکہ آرایان دلکش اداؤں کا مرقع پاک محبت کا دگداز اور بچپ
افسانہ ہے قیمت ۷۰

امین بک

خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے براسرار واقعات، مصر و شام کے عیثرت، انجمن
حیالات اور سیاسی انقلاب لاطری خوش اسلوبی سے بیان ہوئے ہیں اسے زندہ کر
یوروپین ڈیپو میسی کا بہانہ اچھوٹا سا ہے ملک گیری کے یوروپین ساز باز کا اردو
کلمہ جاتا ہے اسلامی سیاست سے کچھی لکھنے والے ضرور دیکھیں ناول کے پیرایے میں
تاریخی حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے قیمت ۷۰

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الملال مصر کے ایک مشہور اکا نا ناول کا ترجمہ جس میں نابطلہ عبدالملک
لی یالیسی حجاج بن یوسف کے مظالم حجاج اور عبدالعزیز بن زبیر کا معرکہ کعبہ کا مناظر اور
عبدالعزیز بن زبیر کی شہادت خلافت کے رشی اور اسکے چوڑے تو حسن نامی ایک نوجوان کا کردار
کی ایک مشہور ڈاکٹر پر مبنی، ونا یہ واقعات دلکش انداز اور پس منظر میں بیان کیے

سیدتی کبڑو دھنوا

کے راز کے آخر میں سرخسہ کی ہنریت پر جسے دورِ اکتس سے سمجھ کر قیمت ۱۰

آختر النساء

ایک جاں نواز ساس کے مظالم اور تنگ دل تعلیم یافتہ ہوئی بیویاری اور محل کا نقشہ
کھینچی گئی ہے زبان نگار اور ہنر کی زبان ہو زمانہ محاورات نے کتاب میں چار چاند لگائے
ہیں۔ قیمت ۱۰

آتشِ حیدرین

بہت ہی دلچسپ ادبی افسانہ ہے زن و شو کا انتخاب اور اس مجاہدین والدین کی
تلاش اور طبعیت کے ہمراہ۔ قیمت ۱۰۔ ادبی خوبیوں سے ملبوس۔ عورتوں اور دل
کے لئے نیکان حیدر ہے قیمت ۱۰

آسمانی خزانہ

یوں کی زبان میں دلچسپ تصویر کشی ہے قیمت ۱۰

چھوٹا شہزادہ

بکوں کی زبان میں ایک بات تصویر پرمت افزا افسانہ ہے قیمت ۱۰

اسرارِ بالشوہزم

آپ کے دے خطرات کا فخر۔ وہیں کے حالات کا آئینہ، جدید خیالات کی کہن اور دنیا کے تمدنی اور
نیا خیالات میں حیرت انگیز انتخاب کا خطہ سرمایہ داری اور مزدور پریشہ طبقہ کے دل ہٹانے
والے محرکے جدید روشی۔ اور اس کے اثرات افغانستان و ہندوستان پر بالشوہزم
کا انکاد اور اس کے نتائج۔ بالشوہزم کی تاریخ اور انکے انکار پر قابل قدر تبصرہ موجودہ سیاست کے
ہر پہلو کی روشنی ڈالی گئی ہے جو کہ ناول کے رنگ میں موجودہ دور کی پوری تاریخ ہوانہ زبان
دلچسپ اور زبان پاکیزہ ہو ترکیبان کی سرزمین کے ایک فسانے بہت کچھ نمک مرچ لگا دیا ہے
وہاں کے ہم درویش پر روشنی ڈالی ہو ابتدا سے انتہا تک دلچسپ ہو۔ قیمت ۱۰

صدیق بک پرنٹرز

مکمل شرح دیوان غالب

اس سے بڑی اس سے زیادہ مفصل اس سے زیادہ مفید شرح نثر سے نگہ زد کر رہی ہوگی یہ
 شرح آپ کو دیگر تمام شرحوں سے مستغنی کر دے گی۔ جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے شائع کیے
 مولانا حسرت مہرانی اور طباطبائی کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہیں اس میں غالب کے ہر
 شعر کا وانشین مطلب لکھا گیا ہے۔ اور اکثر جگہ غالب ہی کے دوسرے اشعار کا حوالہ دیا گیا ہے
 کو مستند کر دیا ہے مخصوص مطالب اور مخصوص بحر و دن میں جو اشعار ہیں ان کے مطابق
 دیگر اساتذہ ماضی و حال کے کلام کو دکھ کر مواد نہ لیا ہے جس سے شرح اسے اردو کی صفحہ میں غالب
 کا وہ معلم ہوتا ہے شایع نے شرح کو شرح کی حد تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ ایسا مع
 ہوتا ہے کہ ایک بڑے شاعر کا خاکہ کھینچتا ہے یا پھر سمجھنے کے ایک بڑے ادبی اگھار
 کا منظر دکھاتا ہے جس میں غالب کے ارد گرد دوسرے شعرا بھی زور آزمائی کرتے ہیں نظم
 طلب اشعار کے متعلق تمام واقعات جمع کر دیے ہیں غالب کی زندگی کا پورا نقشہ یہ قیمت

برم نیال

جس میں سرائے اردو فارسی کی مجالس کے لطائف و ظرافت کو ترتیب دیا گیا ہے۔
 اور حاضر جوانی کے بہترین نمونے فارسی و اردو کے اوج متعجب شاعر کو لیکر جس کا کسی خط
 و کچپ قصہ سے تعلق ہے اس کی مفصل کیفیت بیان کی ہے خوش مذاق حضرات کے لئے تقریباً
 طبع کا بہترین سامان جو اس کے ساتھ ادبی و تاریخی میناقبت ہم خراہم ثواب کا حصول
 جدید و خوبصورت آڈیشن ہمہ دامنا فائدہ طباعت اور صحیح کاغذ اس تمام قیمت میں

مشاطہ سخن

اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیائے ادب میں یہ کتاب انجمن میں مسلم الشیوخ اور ماہرین فن
 و سائنس کی وہ اصلا میں جمع کی گئی ہیں جو انھوں نے اپنے شاگردوں کو دین اور دنیا کی
 بردت وہ لوگ شاعر کی دنیا میں آفتاب اور ماہ تاب بن کر رہے ہیں قیمت

